

خاندانی تربیت کے اثرات

مولانا محمد رابع حسنی ندوی

خاندانی نظام تربیت میں بچے کی جو تربیت کر دی جاتی ہے، اس کے اثرات اخیر عمر تک باقی رہتے ہیں، وہ نسبتاً زیادہ پختہ اور راسخ ہوتے ہیں، اس لئے ماں باپ کی بڑی ذمہ داری ہوتی ہے کہ بچے کے اخلاق و رجحانات کی صحیح تشکیل کی طرف توجہ دیں کیونکہ خاندان کے اندر بڑوں کی طرف سے بے توجہی، ایسی کمزوریاں اور خرابیاں پیدا کرتی ہے جن کی اصلاح بعد میں بڑی کوششوں سے بھی پوری نہیں ہو پاتی۔ خاندان کے اندر تربیت کا کام زیادہ دشوار بھی نہیں ہوتا، کیونکہ لڑکا عمر کی ایسی منزلوں میں ہوتا ہے کہ وہ اپنے مشاہدات اور سادہ قسم کے تجربات پر ہی نگیہ کرتا ہے اور ان سے پیدا ہونے والے اثرات، تاہم جذب کرتا رہتا ہے تو اگر گھر کا ماحول اچھا ہو، ماں باپ محتاط اور کسی نہ کسی حد تک مثالی زندگی گزارتے ہوں تو تنہا یہی بات بچے کے لئے تربیت کا ایک بڑا ذریعہ بن جاتی ہے۔ لڑکا اپنی ماں اور اپنے باپ کو دنیا کا سب سے بڑا اور مکمل اعلیٰ خصوصیات کا حامل سمجھتا ہے اس لئے اس کے لئے وہی نمونہ اور آئیڈیل ہوتے ہیں، بچے کے ان مذکورہ بالا احساسات و تاثرات کے راستے سے اس کو جو باتیں بتائی جاتی ہیں اور جو راہنمائی کی جاتی ہے وہ پوری طرح موثر اور خشک زمین میں موسم کی پہلی بارش کی مانند ثابت ہوتی ہے۔ انسانی تربیت کے لئے دو باتیں بہت اہم ہیں ایک خوف اور اطاعت دہ اور دوسری تعلق و لحاظ والدین۔ قرآن مجید میں جگہ جگہ اخلاقی و دینی اصلاح کے لئے شرک کی ممانعت کے ساتھ والدین سے سلوک کا ذکر آیا ہے۔ ﴿وَإِن لَّمْ يَكُنِ لَّكَ وَالِدٌ وَنَجْوَىٰ لَكَ فَاسْتَأْذِنْهُ لَمَّا كُنْتُمْ فِي الْغُلَامَةِ﴾ (النساء: ۳۵) اور انسانی زندگی میں اگر جائزہ لیا جائے تو یہی دوسرا ضروری معلوم ہوں گے جن کے اثر و مدد سے آج انسان کی زندگی باقی ہے، خدا نے پیدا کیا اور پھر زندہ رہنے کے ضروری اسباب مہیا فرمائے۔ یہ کھانا، یہ پینا، یہ حفاظت اور سردی و گرمی سے بچنے کے سب سامان خدا کے پیدا کئے ہوئے اور خدا کی طرف سے مہیا کئے ہوئے ہیں۔ اگر خدا مٹی نہ پیدا کرتا اور پانی مہیا نہ فرماتا تو تخلیق آدم کے ساتھ ساتھ اولاد آدم کی بقا کے لئے غذا کس طرح مہیا ہوتی۔ پھر خدا نے انسان کی ضرورت اور حفاظت کے تمام ضروری

سلمان اس زمین میں رکھے۔ ورنہ چاند مریخ اور اس طرح کے دوسرے گروں میں یہ کوئی چیز نہیں پائی جاتی، وہاں بغرض مجال کوئی مخلوق اتاری جاتی تو اس کی تھوڑی بچا بھی مشکل ہے، کیونکہ وہاں نہ ہوا ہے نہ پانی، نہ قابل استفادہ زمین۔ لیکن ہماری زمین پر نہ صرف یہ کہ ہوا اور پانی موجود ہے بلکہ اس کی مقدار انسان کی ضرورتوں کے عین مطابق بلکہ کچھ اندی ہے تاکہ دشواری نہ ہو۔

پھر صحت اور خطرات سے بچنے کے مسائل ہیں۔ ایک مومن تو بہر حال اس پر یقین رکھتا ہے کہ رب العالمین کی خصوصی نصرت و مدد نہ ہو تو چند لحات بھی صحت و زندگی کی بقا مشکل ہے۔ تو سب سے قبل رب العالمین کا احسان ماننا اور اطاعت کرنا ضروری ہے۔ اسی لئے قرآن مجید جو کہ کتاب ہدایت و تربیت ہے سب سے پہلے اسی کی تاکید کرتا ہے کہ لا تشركو بالله اور حضرت لقمان اپنے بیٹے سے خطاب کرتے ہیں: ﴿يَا بَنِي لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾

ترجمہ: ”اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، شرک کرنا بڑا ظلم ہے۔“ والدین سے تعلق: شرک سے بچنے کے متصل بعد تاکید آتی ہے۔ ﴿وَالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾ اور تاکید آتی ہے کہ ﴿وَلَا تَقْلُ لِهَٰمَا أَفْ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا﴾ ”ان سے اف بھی نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو ان سے نرم اور اچھی بات کہو۔“ اور جب ماں باپ کی اطاعت رب العالمین کی اطاعت سے لگرا رہی ہو تو وہاں بھی درمیانی طریقہ اختیار کرنے کی تاکید کی۔ ﴿وَإِنْ جَاهِدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبُهَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا﴾ ترجمہ: ”اور اگر وہ تم سے کوشش کریں کہ تم شرک کرو تو ان کی اطاعت نہ کرو۔ لیکن ان کے ساتھ رہو دنیا میں اچھے طریقے سے۔“ گھر کے ماحول میں جو کہ قوم کے ماحول کی بنیادی اور مختصر ترین وحدت ہوتی ہے سب سے قبل بچے کا دماغی اور جذباتی تعلق خدا اور ماں باپ سے جوڑنا چاہئے۔ خدا سے اصلاً اور بنیادی اور ماں باپ سے اس کے بعد اور دیگر تعلقات دنیا کے مقابلہ میں اور ترجیحی۔

دونوں باتوں کے دور رس اثرات: یہ دو قسم کا تعلق اگر بچے کے دماغ میں راسخ ہو جاتا ہے تو صرف یہی نہیں کہ دونوں کے احسانات کی قدر و احسان مندی ہوگی بلکہ مستقبل کی پوری زندگی میں قدم قدم پر حفاظت اور وابستگی کی ضامن ہوگی۔ اخلاقی اور دینی معاملات میں خدا کا تعلق و خوف انسانی ورنگی اور اس کے لئے اصل رہنمائی اور محرک ہوتا ہے۔ اجتماعی و انفرادی معاملات میں ماں باپ اور ان کی غیر موجودگی میں ان کے نائبین کی رہنمائی اور حفاظت کرتی ہے۔ اس لئے سب سے اولین تعلق و وابستگی خدا سے اور پھر اپنے والدین سے انسان کی انفرادی اور اجتماعی دونوں قسم کی زندگی کیلئے ضروری ہے۔

دونوں پر زور دینے کی ضرورت: ماں باپ کی تربیت میں ان دو بنیادوں کو پختہ کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ بچے کے چھوٹے ذہن کو سامنے رکھتے ہوئے اس کو بتانا چاہئے کہ سب کو پیدا کرنے والا خدا ہے۔ انسان کو اور دنیا کو بنانے والا خدا ہے۔ رزق دینے والا اور زندگی دینے والا خدا ہے۔ خدا سے محبت کرنا چاہئے کیونکہ اسی نے سب کچھ دیا ہے اور اسی

سے ڈرنا چاہئے کیونکہ غلطی پر وہ پکڑ سکتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ والدین اور بڑوں کی عزت اور ان کی اطاعت کا جذبہ پیدا کرنا چاہئے۔

اچھا بننے کی تشریح: ان بنیادی باتوں کے بعد اچھا بننے کا شوق اور برائے بننے سے نفرت پیدا کرنا چاہئے اور اس سلسلے میں اچھے لوگوں کے قصے اور ان کے اچھے ہونے کی وجہ سے ان کی محبوبیت اور عزت کا تذکرہ کرنا چاہئے اور برے لوگوں کی مبغوضیت اور رسوائی کے واقعات بتانا چاہئے، چونکہ انسان کی فطرت میں پسندیدہ کی نقل ونا پسندیدہ سے گریز کا جذبہ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ واقعات کی تربیت و تشکیل میں بہت کارآمد ہیں۔ اس ضمن میں سچ بولنے کی خوبی اور اس کے واقعات، جھوٹ سے نفرت اور جھوٹ کے نتائج بد بتانا چاہئے۔ ظلم سے نفرت، بڑوں کا ادب و احترام، چھوٹوں پر شفقت یہ سب وہ باتیں ہیں جو قصوں، چٹکوں اور لطیفوں میں بتائی جاسکتی ہیں۔ اور چھوٹی عمر میں یہ باتیں اگر دل میں اتر جائیں تو ان کا نقش زندگی بھر باقی رہتا ہے۔ انبیاء اور بزرگوں کے واقعات اس چھوٹی عمر میں بہت سی باتوں کی نمائندگی کر لیتے ہیں اور اچھی باتیں قصے اور واقعات کی شکل میں بڑی نفسیاتی تاثیر رکھتی ہیں۔

تربیت دینے والوں کی زندگی: ماں باپ اور گھریلو زندگی میں تربیت درہمائی کا مقام رکھنے والے بڑوں کے لئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ خود ان کی عملی زندگی ان باتوں کے برعکس نہ ہو جن کی وہ تلقین کرنا چاہتے ہیں ورنہ بچہ جو دھندلے دہنی صلاحیت کے اس تضاد کو محسوس کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں اس کی تربیت کی نیک تمنائیں پوری نہیں ہو سکیں گی۔

معلومات عامہ: بچہ کچھ بڑا ہو جائے اور اس کے ذہن کی محدودیت کم ہونے لگے تو اس کی زندگی کو دیگر اچھا بنانے والی باتوں کی طرف بھی متوجہ کرنا چاہئے۔ اور اس ضمن میں ان کی محبوبیت اور عزت کا تذکرہ کرنا چاہئے اور برے لوگوں کی مبغوضیت اور رسوائی کے واقعات بتانا چاہئے۔ چونکہ انسان کی فطرت میں پسندیدہ کی نقل ونا پسندیدہ سے گریز کا جذبہ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ واقعات اس کی تربیت و تشکیل میں بہت اور بلند تصورات کو پختہ کرنے میں بھی معاون ہوتی ہیں۔

خدا کی قدرت و عظمت پر ایمان بڑھتا اور پختہ ہوتا ہے۔

قرآن وحدیث سے وابستگی: قرآن مجید جو انسانی تربیت کی سب سے وسیع اور جامع کتاب ہے اور حدیث شریف میں جو قرآن مجید کی تشریح و توضیح ہے مستقل تربیت گاہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس لئے گھر کا ماحول ہو یا مدرسہ یا معاشرہ کے کسی دیگر تربیتی وسیلہ کا سچے اور بڑوں دونوں کے لئے یہ بہت مفید اور ضروری ہے اور اس کا ربط اس وسیع اور جامع ذریعہ تربیت سے قائم کر دیا جائے۔ اس کی تلاوت اور اس کو سمجھنے اور اثر لینے کی صلاحیت پیدا کر دی جائے تو زندگی میں خود بخود تربیت حاصل کرنے کا سلسلہ قائم ہو جاتا ہے اور یہ بھی گھر کی تربیت کی بنیادی ذمہ داری ہے، اس کی اساس بھی وہیں قائم کی جانی چاہئے۔

